برصغیر کے معاصر (بیسویں صدی تاحال) فقہی رجحانات پر ہونے والے کام کا جائزہ

A Review of Contemporary (20th Century to date) Jurisprudential Trends in the Subcontinent

Haq Nawaz
PhD Scholar Department of Islamic Thought and Civilization, University of Management and Technology, Lahore
Email: drmuftihaqnawaz@gmail.com

Ghulam Mustafa
PhD Scholar Department of Fiqh and Sharia, The Islamia University of Bahawalpur.
Email: minqilabi123@gmail.com

Inayat Ur Rahman
PhD Scholar Department of Islamic Thought and Civilization, School of Social Sciences and Humanities (SSH)
Email: inayatbary@gmail.com

ABSTRACT:

The subcontinent is a region where people from different regions and different cultures live. Therefore, it is a natural process for jurisprudence to differ in this region. There are different trends in the subcontinent. For example, the traditional school of thought, the Ahl al-Hadith school of thought, the trend of collective Ijtihad, Ijtihad in the light of the objectives of the Sharia, and the modern and innovative trend influenced by modernity. Work on all these trends in the subcontinent in the form of various books, articles and theses has been done in the past and is also being done in the present. From this review, it is clear that mujtahids worked hard on Islamic jurisprudence in Islamic history and paved the way for us to learn and practice. However, the modernists put reason against revelation. Nowadays there is an urgent need to work on modern trends in a systematic manner. By which the people, especially the young generation, can be brought closer to the Qur'an, Sunnah and Islamic jurisprudence, so that the objections of the modern mind about Islamic jurisprudence can be removed. Developing Islamic jurisprudence according to modern principles and theory of knowledge is the important need of the present age

Keywords:

Quran, Sunnat, Ijtihad, Effort, Ancient, Contemporary, Jurists. Subcontinent Jurisprudence.

فقہاء کرام نے ہر دور میں اپنے اپنے انداز میں فقہی خدمات سر انجام دیں عہد نبوی سے عصرِ حاضر تک اسلامی فقہ مختلف ادوار پر مشتمل ہے۔ زمانہ کے آگے بڑھنے کے ساتھ ساتھ ہر دور میں نئے مسائل پیدا ہوتے رہے اور ان مسائل کو حل بھی اس دور کے تقاضوں کے مطابق کیا جاتا رہا۔ وقت کے تقاضوں سے ہم آہنگ فقہ اسلامی کی تجدید انتہائی اہم معاملہ ہونے کے ساتھ ساتھ حساس معاملہ بھی ہے۔ دیگر ادوار کی طرح بیسویں صدی میں اور دیگر خطوں کی طرح برصغیر میں مختلف فقہی رجحانات پائے جاتے ہیں۔ رجحانات مختلف ہونے کی وجہ سے اس موضوع پر ہونے والا کام مختلف النوع ہے۔ مختلف نظریات کے حامل اسکالرز نے مختلف انداز میں زورِ قلم آزمایا ہے، مثلاً مقالہ جات کی صورت میں، کتب کی صورت میں اور آرٹیکلز کی صورت میں۔۔ اس لئے اس مقام پر سب پہلے برصغیر میں پائے جانے والے مختلف رجحانات کا تعارف ضروری ہے۔

مبحث اول: برصغیر میں فقہ اسلامی کے مختلف رجحانات کا تعارف

برصغیر میں پائے جانے والے مختلف رجحانات یہ ہیں

1. روایتی مکتبہ فکر میں سے فقہ حنفی سے تعلق رکھنے والے علماء، افراد اور مدارس و دار الافتاؤں کی اکثریت کے نزدیک " خروج عن المذہب کی گنجائش نہیں ہے اپنی فقہ کے اندر رہتے ہوئے ہی تمام مسائل کا حل تلاش کرنا ضروری ہے۔ تقلید شخصی لازم ہے۔ اپنی فقہ سے خروج کی گنجائش نہیں ہے۔[1]
2. روایتی مکتبہ فکر سے ہی متعلقہ ایک مکتبہ فکر "اہل حدیث" ہیں جن کے نزدیک تمام فقہی مذاہب کے حصار کو ختم کر کے قرآن وحدیث سے براہ راست استنباط واستدلال کیا جائے، البتہ ثانوی درجے میں کسی خاص فقہی مذہب کی پابندی نہ کرتے ہوئے بوقت ضرورت کسی بھی فقہی مذہب سے استدلال کر لیا جائے۔[2]
3. اس وقت عالم اسلام میں پایا جانے والا ایک نیا رجحان اجتماعی اجتہاد کا رجحان ہے۔ ان کے نزدیک دور جدید میں انفرادی فقہ سے مسائل کا حل ممکن نہیں اجتماعی فقہ واجتہاد کی ضرورت ہے۔ برصغیر میں اس نظریہ کے علمبردار علامہ محمد اقبال ہیں۔ اجتماعی اجتہاد کے حاملین میں ہی ایک طبقہ " تلفیق بین المذاہب "کا قائل ہے۔ اس نظریہ کے افراد بوقت ضرورت کسی مذہب سے مسئلہ لینے کی اجازت ہے۔ اس کو فقہ مقارن بھی کہتے ہیں۔[3]
4. مقاصد شریعت: اس نظریہ کے حامل افراد کے مطابق عصر حاضر میں مسائل کا تنوع اس بات کا متقاضی ہے کہ مقاصد شریعت کو مد نظر رکھ کر اجتہاد کیا جائے اور اس اجتہاد کی روشنی میں دور جدید کے مسائل اور صور تحال کا مناسب حل تلاش کیا جائے۔[4]

5. برصغیر میں جدیدیت سے متاثرہ ماڈرن اور جدت پسند رجحانات کا ایک طبقہ سامنے آیا جس نے فقہ کے ساتھ ساتھ حدیث نبوی کو بھی احکام ومسائل کا ماخذ بنانے سے گریز کرتے ہوئے صرف قرآن کریم کو عقائد واحکام کی بنیاد قرار دینے کا اعلان کیا۔ جس نے حدیث نبوی کو نہ صرف یہ کہ احکام و قوانین کا مستقل ماخذ تسلیم نہیں کیا، بلکہ قرآن کریم کی تشریح میں بھی حدیث نبوی کو اتھارٹی ماننے سے انکار کر دیا اور کامن سینس کی بنیاد پر قرآن کریم کی تشریح کو بنیاد بنا کر اسلامی عقائد اور احکام و قوانین کی از سر نو تشریح و تعبیر کو مطمح نظر بنالیا۔ یہ مکتب فکر بھی موجود و متحرک ہے جنھوں نے اجتہاد کا دروازہ ہر کس و ناقص پر کھولنے کی کوشش کی۔[5]

مبحث دوم: فقہ اسلامی اور فقہاء اربعہ پر ہونے والا کام

مطلق فقہ اسلامی، فقہ اسلامی کے ماخذ ائمہ اربعہ کے اصول وغیرہ پر بھی کثرت سے کام ہوا۔ ذیل میں اس کا جائزہ پیش کیا جائے گا۔

- **فن اصول فقہ کی تاریخ عہد رسالت سے عہد حاضر تک** [6] ڈاکٹر فاروق حسن کی تالیف ہے۔ یہ حقیقت میں جامعہ کراچی میں پی ایچ ڈی کا مقالہ لکھا گیا یہ مقالہ چار ابواب پر مشتمل ہے اصول فقہ کے حوالے سے سیر حاصل بحث کی گئی عہد رسالت سے عصر حاضر تک مکمل بحث کی گئی۔
- موسوعہ فقہیہ [7] کویت کی وزارت اوقاف واسلامی امور کی جانب سے تیار کردہ ایک فقہی دائرۃ المعارف ہے جس کا اردو ترجمہ پینتالیس جلدوں میں شائع ہوا۔ حکومت کویت نے ممتاز فقیہ ڈاکٹر مصطفی الزرقاء کی سربراہی میں 1967ء میں ایک ضخیم موسوعہ کی منظوری دی؛ چنانچہ مصطفی الزرقاء نے اپنے افراد کے ساتھ اس موسوعہ کی تیاری پر کام شروع کیا اس دائرۃ المعارف میں موسوعاتی یا انسائیکلوپیڈیائی اسلوب اختیار کیا گیا ہے جس میں حروف تہجی کی ترتیب کے ساتھ آسان زبان واسلوب میں مسائل و معلومات یکجا کر دی جاتی ہیں، جس کی وجہ سے عام اہل علم کے لئے بھی مطلوبہ معلومات تک رسائی اور استفادہ آسان ہو جاتا ہے۔ اس موسوعہ میں تیرہویں صدی ہجری تک کے فقہ اسلامی کے ذخیرہ کو جدید اسلوب میں پیش کیا گیا ہے اور چاروں مشہور فقہی مسالک کے مسائل ودلائل کو جمع کرنے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے۔ ہر مسلک کے دلائل موسوعہ میں شامل کئے گئے ہیں، موازنہ اور ترجیح کی کوشش نہیں کی گئی ہے، دلائل کے حوالہ جات ہر صفحہ پر درج کئے گئے ہیں اور احادیث کی تخریج کا بھی خصوصی اہتمام کیا گیا ہے۔ موسوعہ کی ہر جلد کے آخر میں سوانحی ضمیمہ شامل کیا گیا ہے جس میں اس جلد میں مذکور فقہا کے مختصر سوانحی خاکے مع حوالہ جات درج کئے گئے ہیں۔ موسوعہ فقہیہ کا اردو ترجمہ وزارت اوقاف واسلامی امور کویت اور اسلامی فقہ اکیڈمی (انڈیا) کے تعاون سے مکمل ہوا۔ ترجمہ کے

لئے ہندوستان بھر کے ممتاز علما کی خدمات حاصل کی گئیں۔ ترجمہ ہونے کے بعد اس سلسلہ میں ممتاز ماہرین سے نظر ثانی کرائی گئی پھر کویت کی وزارت اوقاف و اسلامی امور نے ترجمہ کے بارے میں مزید اطمینان حاصل کرنے کے لئے مستقل ایک نظر ثانی کمیٹی کویت میں تشکیل دی۔

- اسلامی فقہ کے اجمالی تعارف وتاریخ پر مشتمل ایک بہترین تصنیف بعنوان **فقہ اسلامی تعارف اور تاریخ**[8] ہے جس میں سب سے پہلے فقہ کی تعریف اور فقہی احکام کی اقسام بیان کرنے کے بعد فقہ اسلامی کے مصادر کو بیان کیا گیا فقہ اسلامی کو آٹھ ادوار میں تقسیم کرکے ان پر سیر حاصل گفتگو کی گئی پھر فقہی مسالک کا تعارف احسن انداز میں کرایا گیا فقہی علوم کی اقسام کے ساتھ اجتہاد اور تقلید پر بحث کی گئی۔اسی طرح فقہی اختلاف کے پس منظر اسباب اور حیثیت کو واضح کیا گیا آخر میں مختلف مسالک کی اہم کتب کا بھی تعارف کرایا گیا۔
- **فقہ اسلامی ایک تعارف ایک تجزیہ** [9] کو یہ کتاب چار ابواب پر مشتمل ہے پہلے باب میں فقہ اسلامی کا تعارف پیش کیا گیا دوسرے باب میں فقہ کی تاریخ اور مصادر پر بحث کی گئی۔ تیسرے باب میں فقہاء اربعہ کا تعارف و اصول پیش کئے گئے جبکہ چوتھے باب میں فقہی تقسیم اور تناؤ کا بیان ہے۔
- شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی معرکتہ الآراء تالیف **حجۃ اللہ البالغہ** [10] ۔اس کتاب میں شاہ صاحب نے فقہ اسلامی کے مختلف موضوعات پر ان مسائل کے اسرار و رموز کے ساتھ بحث کی ہے فقہاء کے درمیان ہونے والے اختلافات کے اسباب کو بھی بیان کیا۔
- آرٹیکل **اصول واباحت پر مختلف نقطہ ہائے نظر کا تجزیاتی مطالعہ**[11] اس آرٹیکل میں "مباح" کی وضاحت کے ساتھ اصول اباحت کے مختلف نقطہ ہائے نظر کو بیان کیا گیا ہے قرآن مجید اور احادیث مبارکہ سے اباحت اصلی کے دلائل بیان کئے گئے اصول اباحت پر ائمہ فقہاء کی آراء بھی نقل کی گئیں۔
- **اردو زبان میں قواعد فقہیہ علمی کام کا تعارفی و تجزیاتی جائزہ** آرٹیکل ہے۔اس میں فقہی قواعد پر مفصل بحث ہوئی اسلامی نظریہ ضرورت کو واضح کیا گیا ہے فقہ حنفی کے اساسی قواعد کا بیان ہے مختلف معاملات میں قواعد فقہیہ اور عصر حاضر میں ان کی تطبیق کو بیان کیا گیا ہے۔
- **اختلاف رائے آداب واحکام**[12] کتاب کو صاحب کتاب نے تین فصلوں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلی فصل میں اختلاف کی شرعی حیثیت میں حضرات صحابہ و علماء امت کے معمول کو واضح کیا جبکہ دوسری فصل میں اختلاف کے آداب اور قواعد پر بحث کی اور تیسری فصل میں اختلاف کے بنیادی قواعد بیان کئے۔علمی و عملی قواعد بیان کر کے اختلاف محمود اور اختلاف مذموم کو بھی واضح کیا۔

- ڈاکٹر طٰہٰ جابر فیاض العلوانی کی تالیف **اسلام میں اختلاف کے اصول وآداب**[13] بھی اس موضوع پر تالیف ہے جسے الفرقان ٹرسٹ نے شائع کیا۔اس کتاب میں مؤلف نے اختلاف کی حقیقت و متعلقات،تاریخ،اختلاف اور اس میں تبدیلیاں، استنباط میں مناہج ائمہ کا اختلاف، اختلاف ائمہ اور اس کے آداب، قرون خیر کے بعد اختلاف اختلافی مسائل میں ذاتی رجحانات کا اثر اور سلیقہ اختلاف پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔
- **قواعد اصولیہ میں فقہاء کا اختلاف اور فقہی مسائل پر اس کا اثر**[14] یہ کتاب چھ ابواب پر مشتمل ہے قانون سازی کے ماخذ کے ساتھ فروغی مسائل میں اختلاف اور اسباب کی نشاندہی کی گئی کتاب اللہ سنت اجماع اور قیاس کے ذیلی عنوانات پر مختصر اًبحث کی گئی ہے۔دور حاضر کے چند جدید مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔
- **تجدید واحیائے دین**[15] کتاب میں اسلام اور جاہلیت کی کشمکش کو بیان کیا گیا اور امت کے بڑے مجددین اور ان کے کارناموں پر روشنی ڈالی گئی۔

برصغیر میں فقہ اسلامی پر بہت کام ہوا۔جس میں فقہ واصول فقہ کی تعریفات ، موضوع واہمیت سے لے کر بڑی بڑی مباحث تک مستقل کتب لکھی گئی ہیں۔فقہ حنفی چونکہ اس خطہ کا سب سے بڑا فقہی مسلک ہے اس لئے فقہ حنفی پر سب سے زیادہ کام ہوا۔البتہ ائمہ اربعہ پر ان کی اجتہادی مساعی،اختلافات واسباب اختلاف پر بھی خوب کام ہوا۔عہد رسالت ﷺ سے عصر حاضر تک تمام ادوار کا مختلف انداز میں جائزہ بھی لیا گیا ہے۔فقہ کے ماخذ اصلیہ اور ذیلی ماخذ اور ان کی حجیت پر اسی طرح حجیت حدیث پر سیر حاصل کلام کیا گیا ہے۔

مبحث سوم: فقہ حنفی پر ہونے والا کام

فقہ حنفی کے حوالہ سے برصغیر میں بہت کام ہوا خصوصاً تقلید شخصی کے عنوان سے بہت کام ہوا اور اس پر کتب بھی لکھی گئیں اس رجحان پر ہونے والا کچھ کام درج ذیل ہے۔

- اس موضوع پر ایک پی ایچ ڈی مقالہ بعنوان **پاکستان میں متفرق فقہی مذاہب کی موجودگی میں مشترکہ فقہی مسائل کی قانون سازی**[16] لکھا گیا۔اس مقالہ میں ابتداء قیام پاکستان اور اس کے سیاسی و مذہبی پس منظر پر بحث کی گئی اور علماء کرام کے کردار کی نشاندہی کی گئی پھر اس مقالہ میں فقہی مذاہب میں اختلاف اور ان کی نوعیتیں جو مختلف عہدوں میں رہیں ان کو بیان کیا گیا اس کے ساتھ پاکستان میں موجود فقہی مذاہب کا تعارف کرایا گیا اور فقہ حنفی کے احکام کے استنباط کے منہج کو بیان کیا گیا دستور پاکستان میں شامل ہونے والی متفقہ مذہبی دفعات میں مسالک و مکاتب فقہ کے کردار کو واضح کیا گیا اسی طرح اس مقالہ میں 73ء کے منتخب دستور اور اس میں تاحال ہونے والی ترامیم کا جائزہ مذہبی دفعات کے تناظر میں کیا گیا پاکستان کے مسائل کے حل پر بحث کرتے ہوئے

پاکستان میں فقہی اختلافات اوران کا حل تلاش کرنے کی کوشش کی گئی اس حوالہ سے مختلف آراء کو بھی بیان کیا گیا مشترکہ فقہی مسائل کی قانون سازی پر زور دیا گیااور مثالوں کے ذریعے سمجھانے کی کوشش کی گئی۔

- اس موضوع پر لکھی جانے والی کتاب بعنوان **برصغیر ہند میں علوم فقہ اسلامی کا ارتقاء اردو مطبوعات کا تنقیدی وتجزیاتی مطالعہ**"[17] ہے۔یہ کتاب درحقیقت ایم فل کا مقالہ ہے جوکہ ایک مقدمہ اور چھ ابواب پر مشتمل ہے سب سے پہلے مؤلف نے 1857ء سے قبل کی فقہی خدمات کا سرسری جائزہ لیاپھر 1857 کے بعد کی تبدیلیوں کا ذکر کیا کچھ عربی فارسی اور انگریزی کتب کا تعارف کرایا گیا جن کا اردو ترجمہ ہو چکا ہے۔پھر چند اردو کتب کا تعارف کرایاپھراس دور کے ہندوستان اور پاکستان کے مدارس وعلمی مراکز کی فقہی خدمات کا تذکرہ کیااور ان میں فقہ کی تعلیم کا جائزہ پیش کیااور ساتھ ہی اسلامی قانون فکر کے ارتقاءاور اسلامی علوم کی نشوونما میں برصغیر کے صاحبان کے کردار کو تفصیلاً بیان کیا۔
- **تاریخ فقہ اسلامی** [18] درحقیقت ترجمہ ہے علامہ محمد الحضری مرحوم کی تصنیف **تاریخ التشریع الاسلامی** کااس کتاب میں فقہ اسلامی کے مختلف ادوار کو بیان کیا گیا ہے پھر مختلف علاقوں کے مفتیان کرام کا تعارف پیش کیا گیا ہے اس کتاب میں فقہ سے زیادہ فقہاءپر بحث کی گئی ہے جس میں مختلف ادوار کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔
- جامعہ ام القریٰ سعودی عرب کے مدرس وحی اللہ محمد عباس کی تالیف **اتباع سنت اور صحابہ وائمہ کے اصول فقہ**[19] اس موضوع پر اچھی تصنیف ہے۔اس کتاب کو مؤلف نے دو ابواب میں تقسیم کیاپہلے باب میں دس فصلیں ہیں جبکہ دوسرا باب گیارہ فصلوں پر مشتمل ہے اتباع کے مفہوم واضح کرتے ہوئے مؤلف نے انبیاء کی بعثت اور اتباع پر بحث کی صحابہ کرام کی اتباع کا تذکرہ کیااور خیر القرون کے بعد حالات کی تبدیلی کا ذکر کیا۔اور اس حوالہ سے مختلف ائمہ کے اقوال بیان کیا جبکہ دوسرے باب کی فصلوں میں فقہ فقہاءاور ائمہ کے اصول فقہ پر بحث کی ہے۔اور یہ بتایاکہ مفتی فتویٰ دیتے ہوئے کس چیز کی رعایت کرے۔
- **اسباب اختلاف الفقہاء**[20] کتاب میں فقہاء کے اختلاف کوایک فطری معاملہ ثابت کیا گیاہے اور واضح کیا گیا کہ یہ اختلاف ہر دور میں رہا۔اصول فقہ کی مباحث کو مختصراًبیان کیا گیااوران میں مثالوں کے ذریعے فقہاء کے اختلاف کی نشاندہی کی گئی۔
- **امام ابو حنیفہ کی تدوین قانون اسلامی** [21] اس کتاب میں اجتہاد کی اہمیت کوواضح کرتے ہوئے تدوین فقہ کی کوششوں پر بحث کی گئی۔فقہ کے حوالہ سے شہر کوفہ کہ اہمیت کو واضح کیا گیا کتب فقہ کی تاریخ امام ابو حنیفہ کا کردار وعظمت اور فقہ اسلامی پر قانون روما کے اثر پر بحث کی گئی ہے۔

- تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ بعنوان **تبدیلی حالات سے شرعی احکام کی تبدیلی کے تصورات تجزیاتی مطالعہ**[22] ہے۔ یہ مقالہ پانچ ابواب پر مشتمل ہے اس مقالہ میں احکام شرعیہ، مفہوم، ماخذ، خصوصیات اور مقاصد پر بحث کی گئی اجتہاد کا معنیٰ مفہوم، شرائط اور دائرہ کار، تبدیلی احکام کے فقہی واجتہادی دلائل اور ان کا تجزیاتی مطالعہ اور احکام کی عدم تبدیلی اور تغیر فتویٰ کے تصور کا تجزیاتی مطالعہ تفصیل سے کیا ہے۔
- ایم اے علوم اسلامیہ کا مقالہ **فقہ السنتہ**[23] کے نام سے پیش ہوا اس مقالہ میں طھارت، نماز، زکوۃ، روزہ، تجارت، وصیت، وراثت، نکاح، جنایات، حدود و تعریزات وغیرہ موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔
- **اسلام اور جدید افکار**[24] کتاب میں اسلام اور جدید معاشی افکار اسلام اور جدید سیاسی نظریات اور اسلام اور جدید تحریکات پر بحث کی گئی۔
- **برصغیر میں علم فقہ**[25] کتاب میں فقہ کی ابتدائی بحث کے بعد مختلف مراکز فقہ کو بیان کیا گیا۔ائمہ کے طریق استنباط پر بحث کی گئی پھر برصغیر میں علم فقہ پر جو کام ہوا اس پر تفصیلی بحث کی گئی اور آخر میں برصغیر کے معروف فتاوی جات کا تفصیلی تعارف پیش کیا گیا۔

اس رجحان پر ہونے والے کام میں زیادہ زور اپنی مسلکی حدود میں رہنے پر اور تقلید شخصی کے وجوب پر دیا گیا ہے ۔مذاہب اربعہ کے تعارف کے ساتھ ساتھ فقہ حنفی کے مقبول ترین ہونے کی وجہ کو بیان کیا گیا ہے۔اسی طرح فقہ حنفی میں احکام کے استنباط کے مناہج کی نشاندہی کی گئی ہے اور مدارس عربیہ کی خدمات کے حوالے سے سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ نیز فتوی دیتے ہوئے کن امور کو مدِ نظر رکھنا چاہیے ان کو بیان کیا گیا ہے۔ فقہ حنفی میں حالات و زمانہ کی رعایت کرتے ہوئے جو آسانیاں ہیں ان کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔اس کام میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے ہے کہ جو یہ نظریہ پایا جاتا ہے کہ فقہی حصار نے فقہ کو جمود کا شکار بنادیا ہے، یہ تصور خیال باطل کے سوا کچھ نہیں ہے بلکہ اس کی حصار نے احکامات الٰہی کی محافظت میں معاونت کی ہے۔

مبحث چہارم: اہل حدیث مکتبہ فکر پر ہونے والا کام

اہل حدیث مکتب فکر نے الگ تشخص قائم کیا اور اس کے لیے چند مسائل مثلاً ترک تقلید، فاتحہ خلف الامام، آمین بالجہر، رفع یدین، طلاق ثلاثہ اور دیگر بعض جزوی مسائل کو بنیاد بنایا اور قرآن وحدیث سے اپنے ذوق کے مطابق ان کے دلائل پیش کرنے کا رجحان پیش کیا۔[26] اہل حدیث مکتبہ فکر پر ہونے والا کچھ کام درج ذیل ہے۔

- **اسباب اختلاف الفقہاء حقیقی و مصنوعی عوامل** [27] "کتاب میں تقلید پر تنقید کی گئی اور فقہاء کے درمیان اختلافات کو ان کے فہم کے اختلاف سے منسوب کرتے ہوئے اسباب کی نشاندہی کی گئی خصوصیت کے ساتھ فقہ حنفی کے اصولوں پر تنقید کی گئی ہے۔
- **مسلک اہل حدیث اور تحریکات جدیدہ**[28] کتاب میں تحریک اہل حدیث کو تحریک اصلاح و تجدید کا نام دے کر مشرکانہ رسومات و بدعات کے خلاف بڑی کامیابی شمار کیا گیا اور اہل حق قرار دیا گیا ہے۔اہل حدیث اسلاف نے جو سیاسی اور مذہبی تحریکات میں حصہ لیا ان کو بیان کیا گیا اور اہل حدیثوں پر ہونے والے چند اعتراضات کے جوابات پیش کیے گئے ہیں ۔
- **برصغیر کے علمائے اہل حدیث کی کتب فتاوی تعارفی و تحقیقی مطالعہ** [29] ایم فل کا تحقیقی مقالہ ہے جس میں برصغیر کے مسلک اہل حدیث کے آغاز وارتقاء پر سیر حاصل بحث کرتے ہوئے اہل حدیث علماء کی مساعی کا جائزہ لیا گیا ۔
- **برصغیر میں اہل حدیث کی آمد**[30] میں اہل حدیث کا تعارف کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ موجودہ اہلحدیث کوئی نئی تحریک نہیں ہے بلکہ یہ وہی ہے جن کو محدثین اہل حدیث کہا کرتے تھے یہ قرون اولی کے لوگ ہیں۔ خلفائے راشدین کے دور سے لے کر عصر حاضر تک مختلف شخصیات کو اہل حدیث کے اکابرین شمار کیا گیا ہے۔اہل حدیث کے مقابلہ میں دیگر کو اہل رائے شمار کیا اور برصغیر میں اہل حدیث کی خدمات کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔
- **تاریخ اہل حدیث میں** [31] اہل حدیث کو قرون اولیٰ سے منسلک قرار دے کر اس بات کی نفی کی گئی ہے کہ یہ کوئی نئی تحریک ہے۔ پھر اختلافی مسائل میں اپنے مؤقف پر دلائل پیش کیے گئے ہیں اور مختلف اکابرین اہل حدیث کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔
- **تاریخ اہل حدیث** [32] میں مختلف قدیم گمراہ فرقوں کا جائزہ پیش کیا گیا خصوصا معتزلہ کو تفصیل سے بیان کرکے اہل حدیث مسلک کو قدیم ترین حق پرست مکتبہ فکر دیا گیا ہے۔ نیز تقلید کے خلاف دلائل بیان کرکے اہلحدیثوں کی علم حدیث کی خدمات کو سراہا گیا ہے۔
- اسلام اور اجتہاد "[33] کتاب میں اسلام قرآن تفسیر اور تاویل قرآن پر بحث کرتے ہوئے حجیت حدیث پر دلائل دیئے گئے۔ پھر اجتہاد کو بیان کیا اجتہاد اور قیاس کو واضح کیا اور یہ بتایا گیا کہ اجتہاد کا اختیار کس کو حاصل ہے۔

اہل حدیث مکتبہ فکر پر ہونے والے کام میں زیادہ زور تقلید کی نفی پر اور اور قرآن و حدیث سے براہ راست استفادہ پر دیا گیا ہے۔ جبکہ اس بات کا انکار کیا گیا ہے کہ یہ کوئی نیا مکتبہ فکر ہے۔ بلکہ اس بات پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے کہ خلفائے راشدین سے اب تک کے زمانے میں اہل حدیث مکتبہ فکر کا تسلسل برقرار ہے۔ اسی لئے قدیم ترین مسلک، مسلک اہل حدیث ہی ہے۔ اختلافی مسائل پر خصوصاً نماز کے اختلافی مسائل پر احادیث سے دلائل پیش کر کے اپنا موقف درست ثابت کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس کے علاوہ بھی اس حوالہ سے کام مناظرانہ انداز میں بھی بکثرت موجود ہے جس میں فریق مخالف کی تردید کی گئی ہے۔ جبکہ فریق مخالف کی جانب سے بھی جواب اور پلٹ کر سوالات کئے گئے ہیں۔

مبحث پنجم: اجتہاد پر ہونے والا کام

اجتہاد اس امت کا حسن و خوبصورتی ہے۔ اگر اجتہاد نہ ہو تو شرعی احکام جمود کا شکار ہو جائیں۔ اسی لئے ہر دور میں امت کے مجتہدین اجتہادی مساعی کرتے رہے ہیں۔ اسی وجہ سے مجتہدین ادلہ اور احکام میں غور و فکر کر کے غیر منصوص اور نئے پیش آمدہ مسائل کا حل پیش کرتے ہیں، جس سے غیر منصوص احکام میں تجدید ہوتی رہی ہے۔ ذیل میں عصر حاضر میں ہونے والے سابقہ اہم اجتہادی کام کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

- ڈاکٹر طہٰ جابر العلوانی نے[34] Issues in Contemporary Islamic Thought میں موجودہ دور میں فکر اسلامی کے حوالے سے مختلف مسائل کا ذکر کرتے ہوئے اجتہاد کا مفہوم واضح کرتے ہوئے اس کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے اور اجتہاد کی اہمیت کو واضح کیا ہے تقلید اور اس کے اسباب پر کلام کیا ہے۔
- محمد قاسم زمان نے Evolving Conception of Ijtihad in Modern South Asia[35] میں برصغیر کے اجتہاد کی صورتحال کا جائزہ لیتے ہوئے متجددین کے افکار کو پیش کیا ہے۔ دارالعلوم دیوبند پر رشید رضا جیسے متجددین کے اعتراضات کا جائزہ لیا اور مولانا انور شاہ کشمیری کے رشید رضا کو دیے گئے جوابات کو بھی ذکر کیا ہے۔ مولانا اشرف علی تھانوی کے اجتہادی رجحان کو پیش کیا، مشرق وسطی اور جنوبی ایشیا کے علماء کی اجتہاد کے حوالے سے مختلف نظریاتی Approaches کا ذکر کیا ہے۔
- وائل بی حلاق عیسائی مستشرق ہیں۔ انھوں نے فقہ اسلامی میں اجتہاد پر بڑی دلچسپی سے کام کیا ہے۔ اپنے ایک آرٹیکل[36] Was the Gate of Ijtihad Closed میں اجتہاد کی تاریخ بیان کی کہ تمام زمانوں میں اجتہاد ہوتا رہا ہے۔ یہ دروازہ کبھی بند نہیں ہوا۔ صرف سنی فقہاء نے ہی نہیں بلکہ تمام مکاتب فکر میں اجتہاد کی اجازت دی گئی ہے ہر دور میں اجتہاد کی اہلیت رکھنے والے علماء موجود رہے ہیں اور انہوں نے اپنی ذمہ داریاں

نبھائی ہیں۔ہاں اگر دروازہ بند کرنے کی کوشش ہوئی ہے تو ان لولوگوں کے لئے ہوئی ہے جو اجتہاد کی اہلیت ہی نہیں رکھتے۔

- اسی موضوع پر ایک مقالہ بعنوان **ائمہ اربعہ کے اصول اجتہاد تقابلی مطالعہ**[37] شعبہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کی ڈگری کے حصول کے لئے 1991 میں محمد میاں صدیقی کی جانب سے پیش کیا گیا۔اس مقالہ میں فقہ کے مفہوم و موضوع کو واضح کرنے کے بعد دین و شریعت کے مفہوم کو واضح کرتے ہوئے فقہ اسلامی کے ماخذ کو بھی بیان کیا گیا۔تدوین فقہ کے مختلف ادوار کو بیان کیا گیا اور مختلف ممالک کے مشہور مفتیان کا تعارف کرایا گیا اس مقالہ میں اجتہاد پر بھی سیر حاصل گفتگو کی گئی اور مجتہدین کی اقسام کو واضح کیا گیا چاروں فقہی مسالک کے تعارف کے بعد چاروں ائمہ کے اصول اجتہاد کو بیان کیا گیا اور فقہاء کے اختلاف کے اسباب کی نشاندھی کی گئی،ائمہ اربعہ کی بنیادی کتب اور مسالک کی ترویج پر بھی بحث کی گئی اور عصر حاضر کے مسائل کے حل کے لئے اجتہاد کی ضرورت پر زور دیا گیا۔
- **مسئلہ اجتہاد**"[38] کتاب میں مسئلہ اجتہاد کا کئی پہلوؤں سے جائزہ لیا گیا۔شھادت کا جواب دیا قرآن وسنت اور اجماع سے اجتہاد کی صورتیں بیان کی گئیں اور اس حوالے سے علماء کی آراء کو نقل کیا گیا۔
- **تغیر پذیر حالت میں تفقہ کے تقاضے اور ہم** [39] کتاب میں مؤلف نے جدید فقہ کی ضرورت،فقہ کی اقسام،فقہ شرعی اور فقہی واقعی اور فقہ اولویات پر بحث کی گئی ہے۔
- امام ابن تیمیہ کی تالیف **خلاف الامتہ فی العبادات**[40] کا اردو ترجمہ جس میں عبادات میں امت کے درمیان پائے جانے والے اختلاف کی وجوہات کی نشاندہی کی گئی اور علماء کرام کے کردار کو سراہا گیا ساتھ ہی اختلاف زائل کرنے کا طریقہ بھی بتایا گیا۔
- **عصر حاضر اور اسلام کا نظام قانون** [41] جو کہ 8 ابواب پر مشتمل ہے ابتداء اصطلاحات کی وضاحت کے بعد اسلامی قوانین کے ماخذ کو پیش کیا گیا چند عصری مباحث کے ساتھ اسلامی قانون اور عدالتیں اسلامی قانون کو بیان کیا گیا جبکہ عصر حاضر میں مسلم معاشرے میں اسلامی قانون کی تنفید کا طریقہ اور پاکستان میں قانون کی اسلامائزیشن اور اس کی تطبیق کا جائزہ پیش کیا گیا۔
- **فقہی اختلافات حقیقت،اسباب اور آداب وضوابط**[42] ۔یہ کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے پہلے باب میں فقہی اختلافات کا آغاز وارتقاء بیان ہوا۔دوسرے باب میں ائمہ کے فقہی اختلافات پر بحث کی گئی تیسرے باب میں

ائمہ مجتہدین کے بعد کے اختلافات کو بیان کیا گیا۔ چوتھے باب میں فقہی اختلافات کے اسباب کو بیان کیا گیا۔ پانچویں باب میں فقہی اختلافات کے آداب وضوابط پر سیر حاصل بحث کی گئی۔

- **اسلامی قانون کی تشکیل میں صحابہ کرام کا کردار** [43] ۔ یہ کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے پہلے باب میں اسلام میں صحابہ کا مقام دوسرے باب میں نقل وروایت میں الفاظ صحابہ کی حجت تیسرے باب میں صحابہ کی اجتہادی تربیت اور اسالیب اجتہاد، چوتھے باب میں اجتہاد صحابہ کی قانونی حیثیت اور پانچویں باب میں اجتہادات صحابہ کے اسلامی قانون پر اثرات کو واضح کیا گیا ہے۔
- کتاب بعنوان **اسلام اور جدید فکری مسائل** [44] میں اسلام اور شریعت اسلامی سے متعلق ملکی وعالمی سطح پر پھیلی ہوئی غلط فہمیوں اور پروپیگنڈوں کا سنجیدگی سے جائزہ لیا گیا اور اسلام کی حقیقی تعلیمات اور اس کی عقل وفطرت اور حکمت ومصلحت سے ہم آہنگی پر روشنی ڈالی گئی نیز موجودہ دور میں پیش آنے والے قدیم وجدید مسائل پر دعوتی وتذکیری اسلوب میں روشنی ڈالی گئی اور اسلامی نقطہ نظر کو واضح کیا گیا اس کتاب میں مختلف جدید موضوعات کو لیکر ان کے بارے اسلامی نقطہ نظر کو بیان کیا گیا۔

مبحث ششم: اجتماعی اجتہاد پر ہونے والا کام

زمانہ کے انقلاب کو مد نظر رکھتے ہوئے برصغیر میں ایک خاص رجحان ابھر کر سامنے آیا کہ اگر فقہ اسلامی نے نئے انقلابات کا مقابلہ کرنا ہے، اپنی شناخت برقرار رکھنی ہے تو اب انفرادی نہیں بلکہ اجتماعی اعتبار سے مل کر اس کار خیر میں حصہ لینا ہوگا۔ دنیا گلوبل ویلج کی صورت اختیار کر چکی ہے اب تقریبا مسائل ایک جیسے ہو چکے ہیں تو اجتماعی اجتہاد کی ضرورت پیدا ہو چکی ہے جس کو اجتماعی اجتہاد کا نام دیا گیا۔

اجتماعی فقہ پر ہونے والا کچھ کام درج ذیل ہے۔

- پی ایچ ڈی مقالہ بعنوان **عصر حاضر میں اجتماعی اجتہاد ایک تجزیاتی مطالعہ** "[45] اس مقالہ میں اجتہاد کی مختلف تعریفیں اور ان کا تجزیہ کیا گیا ہے اسی طرح انفرادی اجتہاد کی شرائط دائرہ کار اور شرعی حیثیت بیان کی گئی، ساتھ ہی اصل موضوع پر یعنی اجتماعی اجتہاد کے دائرہ کار ضرورت محرکات حدود ودائرہ کار پر سیر حاصل بحث کی گئی۔ ساتھ ہی عہد نبوی اور عہد صحابہ پھر ائمہ اربعہ کے ادوار میں جو اجتماعی اجتہاد کا تصور تھا اس پر تفصیلی بحث کی گئی۔ پھر ماضی قریب کی کاوشوں کو سراہا گیا اور اجتماعی اجتہاد کی ثمرات پر بحث کی گئی اور اجتماعی اجتہاد پر خوب زور دیا گیا۔

- **دور حاضر میں تدوین فقہ اور اس کے مسائل علامہ اقبال کے خصوصی حوالے سے"**[46] اس پی ایچ ڈی مقالہ میں فقہ اور تصور اجتہاد پر بحث کی گئی ۔فقہ اسلامی کی تاریخ کو بیان کیا گیا اختلاف رائے کی اہمیت کو واضح کیا گیا۔دور حاضر میں قانون سازی کی مشکلات کی نشان دہی کی گئی۔ قرآن و سنت کی بالا دستی پر زور دیتے ہوئے عصر حاضر میں علامہ اقبال کے تصور اجتہاد پر سیر حاصل بحث کی گئی۔فکر اقبال میں اسلامی فقہ کی حدود بیان کی گئیں اسلامی احکام کی لچک کی اہمیت پر زور دیا گیا اسی طرح جدید قانون سازی پر زور دیا گیا روایتی اور جدید قانون سازی کا موازنہ علامہ اقبال کے نقطہ نظر سے کیا گیا علامہ اقبال کے نظریہ حقوقِ نسواں، نظریہ تعلیم اور نظریہ معیشت پر تفصیلی کلام کیا گیا۔
- پی ایچ ڈی مقالہ بعنوان **عہد حاضر میں اجماع کے انعقاد کی عملی صورتیں (پاکستان انڈیا اور سعودی عرب کے اجتماعی اجتہاد کے اداروں کی خدمات کا تنقیدی جائزہ)** [47] پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ علوم اسلامیہ میں لکھا گیا۔اس مقالہ میں مختلف فرقوں کے ہاں اجماع کی تعریفوں کو بیان کیا گیا۔اجماع کی صحت پر قرآن وسنت، آثار صحابہ اور فقہائے امت کی آراء اور دلائل کے ساتھ عقلی دلائل بھی پیش کئے گئے۔اجماع کی مختلف اقسام کو بیان کیا گیا۔اجتہاد پر سیر حاصل بحث کی گئی۔ مجتہدین کے لئے شرائط کو بیان کیا گیا۔اجتماعی اجتہاد کی ضرورت و اہمیت پر زور دیا گیا عصر حاضر کے اجتماعی اداروں اور ان کے طریقہ کار کو بیان کیا گیا ان اداروں کی خدمات بیان کرتے ہوئے ہوئے عصر حاضر میں اجماع کے انعقاد کی عملی صورتحال کا جائزہ لیا گیا۔
- پی ایچ ڈی کے مقالہ **اصول فقہ اور شاہ ولی اللہ** [48] میں شاہ صاحب کے دور کے سیاسی معاشی اور علمی حالات بیان کرنے کے بعد شاہ صاحب کے فقہ اسلامی کے تجدیدی رجحان کی ممتاز روشن کو بیان کیا گیا۔شاہ صاحب تمام فقہی مسالک کی تطبیق کے قائل تھے اور انہوں نے عملاً مذاہب اربعہ میں تطبیق کی کوششیں کیں ۔اسی طرح اس مقالہ میں اصول فقہ کی تدوین کی تاریخ کو بیان کیا گیا اس مقالہ میں شاہ صاحب تک کی اصول فقہ پر لکھی جانے والی تصانیف کا تعارف کروایا گیا اور ساتھ ہی شاہ صاحب کے جو شرع کے اصول میں جن کی تعداد سات ہے ان پر سیر حاصل بحث کی گئی وہ سات اصول یہ ہیں 1۔کتاب 2۔سنت 3۔متعلقات کتاب وسنت 4۔اجماع 5۔قیاس 6۔استدلال 7۔اجتہاد ان ساتوں موضوعات پر شاہ صاحب کے موقف پر تفصیلی بحث کی گئی۔
- شیخ زید اسلامی مرکز جامعہ پنجاب لاہور کی جانب سے 2004ء میں ایک کتاب بعنوان **عصر حاضر میں اجتہاد اور اسکی قابل عمل صورتیں** [49] یہ کتاب در حقیقت چار لیکچرز کا مجموعہ ہے جو کہ اسی نام سے ایک سیمینار میں پیش

کئے گئے پہلا آرٹیکل عصر حاضر میں اجماع اور اس کا طریقہ کار پرفیسر ڈاکٹر محمود احمد غازی نے پیش کیا دوسرا لیکچر دور جدید میں اجتہاد کی ضرورت اور دائرہ کار کو جناب ابو عمار زاہد راشدی نے پیش کیا تیسرا لیکچر اجتہاد اور اس کے مناہج واسالیب پروفیسر ڈاکٹر محمد یوسف فاروقی نے پیش کیا جبکہ چوتھا لیکچر فقہ کی تشکیل میں جدید میں اجتماعی اتھاد کا کردار ڈاکٹر طاہر منصوری نے پیش کیا۔

- علامہ اقبال" بھی فقہ اسلامی سے گہری دلچسپی رکھتے ان کے حوالے سے بھی مختلف آرٹیکلز لکھے گئے مثلاً **جہات الاسلام** میں آرٹیکل **اقبال کا تصور اجتہاد تنقیدی مطالعہ** [50] شائع ہوا جو کہ جناب محمد خالد مسعود کی کتاب اقبال کا تصور اجتہاد کا تنقیدی مطالعہ ہے۔ جس میں بتایا گیا کہ علامہ اقبال کے عہد میں دو بڑے مسئلے تھے 1۔ جھاد 2اجتہاد اس حوالے سے "خطات" میں علامہ صاحب کے نظریات واضح ہیں جو کہ مستشرقین سے بالکل جدا ہیں بلکہ علامہ نے ان کے جوابات بھی دیئے ہیں اس آرٹیکل میں اقبال کے تصوراجتہاد کے چھ ابواب کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔
- **اقبال اور اجماع**[51] ہے۔اس آرٹیکل میں فقہ اسلامی کے تیسرے ماخذ کا بیان ہے علامہ اقبال کے نزدیک اجماع اب اجتماعی اجتہاد کے ہم معنی ہو گیا ہے اب اجماع کو باقاعدہ ایک ادارہ کی شکل دینا ضروری ہے جس کے لئے جدید ذرائع مواصلات کا استعمال کیا جائے۔ان مواصلات کا بھی تعارف کرایا گیا ہے۔
- امام ابو بکر ابن المنذر نیشاپوریؒ نے امت مسلمہ کے 765 اجماعی مسائل کو **کتاب الاجماع**[52] میں بیان کیا۔اس کتاب میں اہم عبادات میں وضو نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ کے بارے اجماعی مسائل کو بیان کیا گیا ہے۔
- رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کے ماتحت قائم اسلامی فقہ اکیڈمی مکہ کے تحت ہونے والے سیمینار (1398ء) سے اٹھارھویں سمینار (1427ء) تک کا احاطہ کئے ہوئے کتاب بعنوان "**فقہی فیصلے**"[53] دور حاضر کے مسائل کے حل کے لئے بہترین کتاب ہے جس میں جید علماء کی کمیٹی اہم امور میں مشاورت کر کے فیصلے کرتی جس میں فقہ اسلامی کے تجدیدی رجحانات کو مد نظر رکھ کر فیصلے کئے جاتے اختلاف رائے بھی ہوتا مشترکہ راستہ نکالنے کی کوشش بھی ہوتی۔
- چند نووارد اسلام مسلمانوں کے سوالات کے جواب میں شیخ محمد سلطان المعصومی کی تالیف کا اردو ترجمہ **اسلام اور فقہی مکاتب فکر**[54] اس کتاب میں اسلام کی حقیقت کو واضح کرتے ہوئے مذاہب اربعہ پر بحث کی گئی۔ مختلف ائمہ کے اقوال اس کتاب میں نقل کئے گئے اس کتاب میں اس بات پر زور دیا گیا کہ کسی خاص امام کی تقلید شخصی ضروری نہیں ہے۔

- فقہ مقارن پر معرکتہ الآراء کتاب جس کا نام **الفقہ الاسلامی وادلتہ** [55] ہے۔یہ کتاب دور حاضر کے فقہی مسائل، ادلہ شرعیہ، مذاہب اربعہ کے فقہاء کی آراء اور اہم فقہی نظریات پر مشتمل دور جدید کے عین تقاضوں کے مطابق چھ ضخیم جلدوں اور گیارہ حصوں پر مشتمل ایک علمی ذخیرہ، فقہی سرمایہ اور انسائیکلوپیڈیا ہے جس میں احادیث کا ترجمہ اردو میں بھی موجود ہے جس کا ترجمہ مختلف مترجمین نے کیا۔
- **محاضرات فقہ** کتاب فقہ اسلامی کی تاریخ متدوین اور تجدید کے موضوع پر بارہ دروس کا مجموعہ ہے۔جن میں فقہ اصول فقہ ان کی خصوصیات، فقہی علوم،تدوین فقہ، مقاصد شریعت قوانین جرم وسزا و قوانین تجارت اور فقہ اسلامی دور جدید میں"پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔
- اس موضوع پر مقالہ جات اور کتب کے علاوہ بے شمار آرٹیکلز بھی لکھے گئے جن میں سے بعض ایچ ای سی کے منظور شدہ مختلف جرنلز کی زینت بنے بعض اخبار ورسائل کی زینت بنے اور بعض مختلف ویب سائٹس پر شائع ہوئے انھیں میں سے ایک آرٹیکل **جہات اسلام** میں بعنوان **خروج عن المذہب اور عصر حاضر کے تقاضے** [56] فقہ حنفی کے تناظر میں" شائع ہوا جو کہ ناصر الدین اور محمد ابراہیم کی کاوش ہے اس آرٹیکل میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی کی بوقت ضرورت فقہاء کرام چاہے جس فقہ کے بھی پیروکار ہوں ان کے لئے خروج عن المذھب جائز ہے ہاں البتہ یہ کام عوام الناس کا نہیں ہے مجتہدین کی سات اقسام بیان کرتے ہوئے بتایا کہ کن شرائط کے حامل مجتہد کو یہ حق حاصل ہے کیونکہ یہ خروج ضرورت کے وقت جائز ہے اس لئے اس ضرورت کی اقسام بھی بیان کی گئی ہیں ان اقسام کی تطبیق عصر حاضر سے بھی کی گئی ہے۔
- ڈاکٹر محمود احمد غازیؒ فقہ مقارن کے بڑے علمبر دار تھے ان کے حالات زندگی پر خصوصی اشاعت بیاد "مولنٰا ڈاکٹر محمود احمد غازی" [57] کے نام اشاعت ہوئی جس میں کئی دیگر موضوعات کے علاوہ ڈاکٹر صاحب کی فقہ ذوق اور ان کی فکر کو موضوع بحث بنایا گیا۔ڈاکٹر صاحب بھی دور جدید میں تجدید فقہ کے قائلین میں ایک بڑا نام تھے۔
- دور جدید میں پیش آنے والے جدید مسائل پر بھی آرٹیکل لکھے گئے کیونکہ ایسے مسائل کے حل کے لئے ہی تجدید فقہ کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔دو آرٹیکل اس حوالہ سے پیش خدمت ہیں۔۔ پہلا آرٹیکل **جہات الاسلام** میں بعنوان **"تادیب وتشدد کی مروجہ سورتوں کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جائزہ"** [58] اس آرٹیکل میں عصر حاضر میں تھانوں میں شک کی بنیاد پر جو تفتیش ہوتی ہے اس کے دائرہ کار کو واضح کیا گیا۔مغرب

اور اسلام کے نقطہ نظر کا تقابل کیا گیا۔ قیدیوں کے ساتھ جو ناروا سلوک کئے جاتے ہیں ان کا جائزہ اسلام اور فقہ اسلامی کی روشنی میں لیا گیا۔

- دوسرا آرٹیکل بھی جہات الاسلام میں **ڈی این اے ٹیسٹ سے حدود و قصاص کا اثبات اور عصری اجتہادات**[59] کے نام سے شائع ہوا۔اس آرٹیکل میں جرائم کے ثبوت میں جدید ذرائع کے استعمال پر بحث کی گئی ہے۔ حدود و قصاص کے فرق کو واضح کیا گیا ہے۔ اسلام کے بتائے گئے ثبوت جرم کے طریقوں کو بیان کیا گیا ہے۔ پھر جدید ذرائع کو بیان کیا گیا ہے۔ خصوصاً ڈی این اے پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ ڈی این اے کی خصوصیات و مقام بیان کرتے ہوئے فقہاء کی آراء کو بیان کیا بعض جواز کے قائل ہیں ان کے دلائل اور جو عدم جواز کے قائل ہیں ان کے دلائل کو بیان کیا گیا اسلامی فقہ اکیڈمیز کے فیصلوں کو نقل کیا گیا ہے۔

اجتماعی اجتہاد چونکہ ایک نیا رجحان ہے اس لیے اس پر خرید کام کی بھی ضرورت ہو گی ابھی تک اس حوالہ سے کی گئی کاوشوں سے حتمی تعریف بھی نہیں ہو پائی۔ البتہ اس نظریہ کے حامی افراد کا جاننا یہ ہے کہ یہ نام اگرچہ نیا ہے لیکن اجتماعی اجتہاد کا تصور عہد صحابہ میں بھی موجود تھا۔اجتماعی اجتہاد کی اہمیت پر بہت زور دیا گیا۔ علامہ اقبال کے حوالہ سے خصوصی طور پر اس نظریہ اور رجحان کی نسبت کی جاتی ہے کہ علامہ اسی نظریہ کے حامی تھے۔ اسی طرح اجتماعی اجتہاد کے اداروں کا جائزہ بھی پیش کیا گیا اور مزید اداروں کی اہمیت پر زور دیا گیا۔ اجتماعی اجتہاد کی ہی ایک صورت تلفیق بین المذاہب کی ہے کہ ائمہ اربعہ کے اصولوں کو مد نظر رکھ کر حل مسائل کیا جائے اس رجحان پر ڈاکٹر محمود احمد غازی نے بہت زور دیا۔

مبحث ہفتم: مقاصد شریعت پر ہونے والا کام

دور حاضر کے مسائل چونکہ یکسر مختلف ہیں اب ضرورت اس امر کی محسوس کی جا رہی ہے کہ عالم اسلام کے مسائل کا حل مقاصد شریعت کو مد نظر رکھ کر کیا جائے۔ مقاصد شریعت پانچ ہیں۔ دین، جان، عقل، نسل اور مال کی حفاظت کی جائے۔ مقاصد شریعت و دلیل پر ہونے والا کچھ کام درج ذیل ہے

- **مقاصد شریعت عصری تناظر میں**[60] ۔ یہ کتاب تین فصلوں پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل میں مقاصد پر بحث ہوئی دوسری فصل میں مقاصد کا جدید تصور پیش کیا گیا تیسری فصل میں مقاصد کے استعمال کی موجودہ صورت اجتہادی مقاصد اور فقہی نظریہ سازی پر بحث کی گئی۔
- **فقہی احکام میں تخفیف و سہولت اسلامی تعلیمات کی روشنی میں**[61] آرٹیکل میں بیان ہے کہ حلال و حرام کے تمام اختیارات اللہ تعالی کو حاصل ہیں اور اسلام دین فطرت ہے۔ اس لئے قرآن و سنت کی روشنی میں یہ ثابت

ہوتا ہے کہ سختیوں کے بجائے آسانیاں اور نفرتوں کے بجائے خوشخبریاں دینی چاہیں پھر تخفیف لانے کے اسباب پیدا کئے گئے۔

- علامہ ابن عابد بن شامیؒ کی مشہور زمانہ تالیف **"نشرف العرف فی بناء بعض الاحکام علی العرف"**[62] کا اردو ترجمہ **"احکام میں عرف وتعامل کی حیثیت"** تعامل عرف کو سمجھنے کے لئے بہترین تصنیف اس کتاب میں عرف کا معنٰی اور حجت پر دلائل دیئے گئے عرف کے حوالے سے فقہاء کے اختلاف کو بیان کیا گیا پھر مختلف مسائل کو لے کر عرف کے اعتبار سے معاملات دیکھ کر حکم مرتب کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔
- مولانا محمد تقی امینی کی تالیف **احکام شرعیہ میں حالات وزمانہ کی رعایت** [63] اس موضوع پر عمدہ تالیف ہے۔اس کتاب میں مولانا نے مسلم قوم کے زوال اور موجودہ حالت پر بحث کی۔ تبدیلیوں کے اسباب اور بہتری میں پیش آمدہ دشواریوں کو بیان کیا اور ان کا حل جامع انداز میں پیش کیا۔ پھر اسلامی سزاؤں اور ان کی حکمتوں پر بحث کی حدود و حقوق کے فرق کو واضح کیا صحابیت اور خلافت پر بحث کی پھر سید نا صدیق اکبر اور فاروق اعظم کے ادوار میں جو احکام شرعیہ میں حالات وزمانہ کی رعایت کی گئی اس کو مثالوں سے سمجھایا گیا۔
- **اسلامی نظریہ ضرورت** [64] کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے اس میں حالت ضرورت، ضرورت کی فقہی تطبقات، نظریہ ضرورت اور مسائل اجتہاد، نظریہ ضرورت اور معاشرہ اور نظریہ مغربی قانون پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔
- مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمیؒ کی تالیف **ضرورت وحاجت سے مراد اور احکام شرعیہ میں ان کا لحاظ**[65] یہ کتاب مختلف سکالرز کے آرٹیکلز کا مجموعہ ہے جو کہ اس موضوع پر لکھے گئے۔ان آٹیکلرز میں مسئلہ ضرورت پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔
- اسلامک فقہ اکیڈمی کے آٹھویں فقہی سمینار 1995 میں منعقد ہوا اس کے لیکچرز کو **عرف وعادت**[66] کے عنوان سے ایک کتابی شکل میں جمع کیا گیا۔ یہ مقالہ بھی کئی آرٹیکلرز کا مجموعہ ہے جن میں عرف وعادت کی اہمیت اصول وضوابط بیان ہوئے۔
- حالات وزمانہ کی رعایت صرف دین اسلام کا ہی حصہ نہیں بلکہ شرائع میں بھی رکھی گئی اس حوالہ سے **جہات الاسلام** میں ایک آرٹیکل **شرائع سابقہ میں حالات وزمانہ کی رعایت** [67] کے عنوان سے شائع ہوا۔اس آرٹیکل میں بتایا کہ ایک ہی شریعت کے احکام بدلتے بھی تھے اور دوسری شریعت کے آنے سے منسوخ بھی ہوتے ہیں۔ پھر مختلف انبیاء کے شرائع میں تبدیلیوں کو مثالوں کے ذریعے ثابت کیا گیا۔

- **جدید مالی معاملات میں عرف کا اثر**[68] آرٹیکل میں عرف کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔ عرف اور عادت کا فرق ظاہر کیا گیا عرف کی اقسام، شرائط، قواعد اور حجیت پر دلائل کے ساتھ مالی معاملات کی جدید صورتوں میں عرف کا اثر بیان کیا گیا ہے۔
- **حنفی فقہ میں احکام کے درجات و مراتب کی تعین کا منہج**[69] اس آرٹیکل میں احکام کی درجہ بندی سے متعلق فقہ حنفی نقطہ نظر واضح کیا گیا ہے اور ہر ایک کے حکم کا تعین کیا گیا ہے مختلف وہ ذرائع جو دلیل بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں ان کا بیان اور معیار ثبوت کے اعتبار سے درجے کا فرق واضح کیا گیا ہے۔ دلائل میں اگر اشتباہ آجائے تو مدلل کیا کرے واضح کیا گیا ہے۔
- **مقاصد شریعت اور اسلامی مالیات مالی معاملات میں ضرورت وحاجت کے فقہی قواعد کا استعمال** [70] آرٹیکل ہے۔ جس میں اسلام کے مالی نظام اور اسلامی بینکاری میں ان کا استعمال مقاصد شریعت کی روشنی میں واضح کیا گیا ہے مقاصد شریعت کی درجہ بندی کی گئی ہے شرعی رخصت کو واضح کیا گیا حاجت کی اقسام بیان کی گئی ہیں مروجہ اسلامی مالیات میں حاجت کے قواعد کا استعمال بیان کیا گیا ہے جبکہ ان قواعد کے بے جا استعمال سے منع کیا گیا ہے۔
- **اسلام اور جدید سیاسی و عمرانی افکار** "[71] اس کتاب میں اسلامک آئیڈیالوجی پر بحث کی گئی جدید سیاسی نظریات کا جائزہ لیا گیا مسلمانوں کے افکار کی اہم خصوصیات کو بیان کیا گیا ہے مسلمانوں کے تصور ریاست کو بیان کیا گیا اور ریاست کی ذمہ داریوں کی نشاندہی کی گئی مختلف ریاستی اداروں کی ذمی داریوں پر روشنی ڈالی گئی تعلیمی اور مذہبی اداروں کی ذمہ دایاں بتائی گئیں۔ اسلام کے معاشرتی نظام کو بیان کیا گیا۔
- **قواعد فقہیہ اور مغربی قواعد نصفت کا تعارف وارتقاء ایک تجزیاتی مطالعہ** "[72] ۔اس آرٹیکل میں قواعد فقہیہ کا تعارف اور قواعد فقہیہ کی وسعت واہمیت اور قواعد فقہیہ کی شرعی و قانونی حیثیت پر بحث کی گئی اس موضوع کی لکھی گئی کتب کا تعارف ہوا پھر مغربی قانون نصفت کا تعارف وتاریخ بیان کی گئی۔ یہ فقہ اسلامی میں استحسان سے ملتا جلتا قانون ہے پھر تقابلی تجزیہ بھی پیش کیا گیا۔

مقاصد شریعت کا ذکر ہمیشہ سے مختلف عناوین کے تحت فقہ اسلامی میں بڑی اہمیت کا حامل رہا ہے۔ مگر عصر حاضر میں یہ ایک اصطلاح کی صورت اختیار کر چکا ہے اور یہ رجحان سامنے آرہا ہے کہ مقاصد شریعت کو محض پانچ اقسام میں بند کرنے کے بجائے اس کو وسعت دی جائے تاکہ اس اصطلاح سے خوب استفادہ کیا جاسکے۔ اس لئے اس عنوان کے تحت مختلف انداز میں جو کام کیا گیا جس کی اصل روح یہ ہے کہ مقاصد شریعت کا حصول ہونا لازمی ہونا چاہئے۔ اس

کے لئے آسان اور تخفیف والے راستوں کا ہی انتخاب کیوں نہ ہو۔اصل مقصود فقہ سے مقاصد شریعت کا حصول ہے اس مقصد کے حصول میں رکاوٹ ختم کرنا یا مشقتوں کو آسانیوں میں تبدیل کرنے کے لئے مقاصد شریعت کو مد نظر رکھ کر فقہ اسلامی کے حوالہ سے مسائل کا جائزہ لینا از حد ضروری ہے۔

مبحث ہشتم: جدیدیت سے متاثرہ ماڈرن اور جدت پسند رجحانات

اس گروہ نے قرآن کریم کی تشریح میں بھی حدیث نبوی کو اتھارٹی ماننے سے انکار کر دیا اور کامن سینس کی بنیاد پر قرآن کریم کی تشریح کو بنیاد بنا کر اسلامی عقائد اور احکام و قوانین کی از سر نو تشریح و تعبیر کو مطمح نظر بنا لیا۔اس رجحان پر ہونے والے کام کا جائزہ درج ذیل ہے۔

- **اسلامی قانون کی تدوین**[73] کتاب میں انسانی قانون اور اسلامی قانون میں بنیادی فرق کو بیان کرتے ہوئے اسلامی قانون میں حرکت وارتقاء اور ماخذ کو واضح کیا گیا ہے۔مولانا کے ہاں اسلامی قانون کے پانچ ماخذ ہیں 1۔کتاب اللہ 2۔سنت 3۔اجماع 4۔قیاس 5۔رواج اور مصلحت۔مولانا کے ہاں اس دور میں دیگر ادوار کے طرح اجتہاد کی بہت اہمیت ہے مولانا فکری جمود کے بہت بڑے ناقد ہیں۔
- **آئینہ غامدیت تعارف اور نظریات کی ایک جھلک** [74] ایک مختصر رسالہ ہے جس میں رسالہ غامدی صاحب کے نظریات کا ایک جائزہ پیش کیا گیا ہے۔
- **اصول اصلاحی اور اصول غامدی کا تحقیقی جائزہ**[75] پیش کیا گیا ہے۔اس کتاب میں ان دونوں نظریات پر بحث کی گئی ہے۔اور تحقیقی تجزیہ پیش کیا گیا۔
- **آئینہ پرویزیت معتزلہ سے طلاع اسلام تک** [76] جس میں عقل پرستوں کے انکار حدیث کے اسباب کا بیان ہے ان فرقوں کی تاریخ اور ادوار پر بحث کی گئی۔
- **دور حاضر کے فتنے اور ان کا علاج** [77] امت میں ہونے والے فتنوں کی نشاندہی اسباب واثرات کا جائزہ لیا گیا پھر ان فتنوں کا علاج بھی پیش کیا گیا۔

جدت پسند اور ماڈرن رجحانات جو کہ جدیدیت سے متاثرہ طبقہ ہے اس میں نت نئے رجحانات سامنے آتے ہیں جن میں بعض تو سرے سے فقہ اسلامی کا انکار کر دیتے۔بعض انکار تو نہیں کرنے لیکن جس انداز سے تسلیم کرتے ہیں وہ بھی انکار کے مترادف ہوتا ہے جبکہ ایسے رجحانات بھی ہیں کہ فقہ تسلیم ہے مگر حدیث کا ماخذ فقہ میں حجۃ ہونا قبول نہیں۔بعض محققین حدیث کا مکمل انکار کر دیتے ہیں بلکہ دیگر بعض مکمل انکار نہیں کرتے لیکن ان کا تسلیم کرنا بھی ایسا ہوتا ہے کہ جس میں قابل حجت چند گنتی کی احادیث ہوتی ہیں۔اس رجحان میں جو ایک چیز مشترک ہے وہ فقہ اصول فقہ

اور قانون میں قرآن کریم کی اہمیت اور اس کا ماخذ اصلی ہونا ہے۔اب اس میں بھی ان حضرات میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ الفاظ قرآنی کی اہمیت کس درجے کی ہے۔ پھر اجماع کا انکار اور اس کو عام اجتہاد سمجھنا بھی اس طبقہ کیلئے عام بات ہے۔ اور بعض تو اس حد تک بھی پہنچے کہ ما قبل ہونے والے کام کو مکمل نظر انداز کر کے نئے سرے سے کام کرنے کی ضرورت ہے ان تمام رجحان کا تفصیلی ذکر باب چہارم کی فصل سوم میں موجود ہو۔

فقہ اسلامی کے حوالے سے بین الاقوامی یا قومی سطح پر کام دو طرز کا کثرت سے ملتا ہے۔(1)ان کتابوں میں خاص مسلک کی حمایت، دلائل اور دیگر فقہاء کا رد ہے۔ان کا مقصد اس مسلک کے مقلدین میں بصیرت اور اعتماد پیدا کرنا ہوتا ہے مثلا بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع علامہ کاسانی اور ہدایہ علامہ مرغینانی۔(2)وہ کتب جن میں مختلف فقہی مکاتب کی آراء ودلائل کو نقل کیا جائے اور ترجیح دلیل کی مضبوطی کی بنا پر دی جائے، جس کو عصر حاضر میں فقہ مقارن کہتے ہیں ۔ بعض قدیم کتب کو فقہ مقارن سمجھا جاتا ہے ۔ مثلا اختلاف الائمہ لابن ہبیرہ، المغنی لابن قدامہ، بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد لابن الرشد وغیرہ۔ لیکن حقیقت میں یہ کتب کسی خاص مسلک کی طرز پر ہیں۔

حاصل کلام

اس جائزہ سے یہ امر واضح ہوا کہ عصر حاضر میں برصغیر میں یہ تجدیدی رجحانات موجود ہیں اور ان میں سے ہر رجحان کے پیروکاروں کی بھی بڑی تعداد موجود ہے۔تاریخ فقہ اسلامی میں جس طرح فقہ کے مجددین آئے کہ جن کی کاوشوں اور فقہی خدمات کی پوری امت احسان مند ہے اسی طرح متجددین بھی بڑی تعداد میں آئے، عصر حاضر میں بھی موجود ہیں اور ان کی متجددانہ کاوشوں نے عقل کو وحی کے مقابل لا کھڑا کیا ہے جس کا ہمارے نوجوانوں پر گہرا اثر ہو رہا ہے اور ان کے متبعین میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے جو کہ اسلامی نقطہ نظر سے درست نہیں ہے۔ اس کے برخلاف وہ معاصر تجدیدی رجحانات جن کی اصل قرآن وسنت، وحی الہی اور عقل ونقل کا حسین امتزاج ہے ان پر منظم انداز میں کام موجود نہیں ہے اس لئے عصر حاضر کے ان تجدیدی رجحانات پر منظم انداز میں کام کرنے کی اشد ضرورت ہے کہ عصر حاضر کے محققین علماء کرام کو دور جدید کے مطابق اجتہاد کی ترغیب دی جاسکے اور جس سے عوام الناس خصوصا نوجوان نسل کو قرآن وسنت اور فقہ اسلامی کے قریب کیا جاسکے تاکہ فقہ اسلامی کے حوالہ سے جدید ذہن کے اشکالات دور ہوں کہ فقہ اسلامی ناقابل عمل ہے یا دین کو مشکل بناتی ہے یا مذہبی منافرت، تعصب اور عدم برداشت کو ہوا دیتی ہے۔فقہ اسلامی کا روایتی اور تجدیدی رجحانات کا اس انداز سے امتزاجی مطالعہ نوجوان نسل کو صراط مستقیم پر چلانے اور گمراہی والے راستوں رکاوٹ کا سبب بنے گا۔ فقہ اسلامی کو جدید اصولوں اور نظریہ علم کے مطابق استوار کرنا اہم ترین ضرورت ہے۔

(References)

1۔امیر بادشاہ البخاری، **تیسیر التحریر**(مکہ مکرمہ: دارالباز،2015ء)،246:4
Amir Badshah al-Bukhari, Tasir al-Tahrir (Makkah: Dar al-Baz, 2015), 246:4

2۔ محمد اسحاق بھٹی، **برصغیر میں اہل حدیث کی آمد** (لاہور: مکتبہ قدوسیہ،2004ء)،162-163۔
Muhammad Ishaq Bhatti, The Arrival of Ahl al-Hadith in the Subcontinent (Lahore: Maktaba Qudousiah, 2004), 163-162

3۔ڈاکٹر محمود احمد غازی، **محاضرات فقہ**(لاہور: الفیصل ناشران کتب،2005ء)،534۔
Dr. Mahmood Ahmad Ghazi, Lectures on Fiqh (Lahore: Al-Faisal Publishers, 2005), 534.

4۔ محمد نجات اللہ صدیقی، **مقاصد شریعت: ایک عصری مطالعہ فکر و نظر**-اسلام آباد جلد: 41 شمارہ 4 ص 3۔
Muhammad Najatullah Siddiqui, Moqasid Shariah: A Contemporary Study, Thought and Vision - Islamabad Volume: 41, Issue 4, p.3.

5۔جاوید احمد غامدی، **برہان**(لاہور: دارالاشراق،2001ء)،35۔
Javed Ahmad Ghamdi, Burhan (Lahore: Darul-e-Sharq, 2001), 35.

6۔ڈاکٹر، فاروق حسن، **فن اصول فقہ کی تاریخ عہد رسالت سے عہد حاضر تک**(کراچی: دارالاشاعت 2006)۔
Dr. Farooq Hasan, History of Fin Usul Fiqh from the Prophet's Era to the Present (Karachi: Dar al-Sha'at 2006).

7۔ وزارت اوقاف و اسلامی امور، کویت، مترجم: اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا، ناشر: جینوین پبلیکیشنز اینڈ میڈیا انڈیا 2009ء)۔
Ministry of Awqaf and Islamic Affairs, Kuwait, Translator: Islamic Fiqh Academy (India, Publisher: Genuine Publications and Media India 2009).

8۔ اختر الواسع پروفیسر: محمد فہیم اختر فدوی **"فقہ اسلامی تعارف اور تاریخ"**(لاہور: مکتبہ قاسم العلوم،2011ء)۔
Akhtar Al Wasa Professor: Muhammad Fahim Akhtar Fadavi "Islamic Jurisprudence Introduction and History" (Lahore: Muktaba Qasim Uloom, 2011).

9۔ محمد ادریس زبیر، **فقہ اسلامی ایک تعارف ایک تجزیہ** (لاہور: الہدی پبلی کیشنز 2011)۔
Muhammad Idris Zubair, Islamic Jurisprudence An Introduction and Practice (Lahore: Al-Hadi Applications 2011).

10۔شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، **"حجۃ اللہ البالغہ "**(لاہور: کتب خانہ شان اسلام)۔
Shah Waliullah Muhaddith Dehlavi, "Hujta Allah Al-Balaga" (Lahore: Shaan Islam Library).

11۔حافظ آفتاب احمد، حافظ ظہیر احمد **"اصول واباحت پر مختلف نقطہ ہائے نظر کا تجزیاتی مطالعہ "**فکر و نظر" اسلام آباد، 41:53

Hafiz Aftab Ahmad, Hafiz Zaheer Ahmad "Analytical Study of Different Perspectives on Usul and Abahat" Fikr wa Nazar "Islamabad, 41:53

12۔ڈاکٹر سلمان فہد عودہ، " **اختلاف رائے آداب واحکام**،"(لاہور: کتاب سرائے اردو بازار، 2013ء)۔

Dr. Salman Fahad Ouda, "Disagreement of Etiquette and Authority," (Lahore: Kitab Sarai Urdu Bazar, 2013).

13۔ڈاکٹر طٰہٰ جابر فیاض العلوانی، "**اسلام میں اختلاف کے اصول وآداب**"(لاہور: الفرقان ٹرسٹ)۔

Dr. Taha Jaber Fayyaz al-Alwani, "Principles and Manners of Dissent in Islam" (Lahore: Furqan Trust).

14۔ڈاکٹر مصطفیٰ سعید الحق، **قواعد اصولیہ میں فقہاء کا اختلاف اور فقہی مسائل پر اس کا اثر**"(اسلام آباد: شریعہ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد)۔

Dr. Mustafa Saeed-ul-Haq, Disagreement of Fiqhs in Principles of Usuliya and its Impact on Fiqh Issues" (Islamabad: Sharia Academy International Islamic University Islamabad).

15۔سید ابوالاعلیٰ مودودی، **تجدید واحیائے دین**،(اسلامک پبلی کیشنز 2010)۔

Syed Abul Ala Maududi, Revival of Religion, (Islamic Publications 2010).

16۔عبدالرحمان، **پاکستان میں متفرق فقہی مذاہب کی موجودگی میں مشترکہ فقہی مسائل کی قانون سازی**، جامعہ کراچی، پی ایچ ڈی، 2016

Abdul Rehman, Legislation of Common Fiqh Issues in the Presence of Different Fiqh Religions in Pakistan, University of Karachi, Ph.D., 2016

17۔ ڈاکٹر ضیاء الدین فلاحی، **برصغیر ہند میں علوم فقہ اسلامی کا ارتقاء اردو مطبوعات کا تنقیدی و تجریاتی مطالعہ** (نئی دہلی: الفا پبلیکشنز 2012ء)۔

Dr. Ziauddin Falahi, Evolution of Islamic Jurisprudence in the Indian Subcontinent, A Critical and Empirical Study of Urdu Publications (New Delhi: Alpha Publications, 2012).

18۔ مولانا، عبدالسلام ندوی، تاریخ فقہ اسلامی (لاہور: اسلامی اکادمی اردو بازار)۔

Maulana, Abdul Salam Nadvi, History of Islamic Jurisprudence (Lahore: Islami Akademi Urdu Bazar).

19۔وحی اللہ محمد عباس، **اتباع سنت اور صحابہ وائمہ کے اصول فقہ** (مئوناتھ بھنجن یوپی: مکتبہ الفہیم، 2012)۔

Wahiullah Muhammad Abbas, The Principles of Jurisprudence of the Followers of the Sunnah and the Companions and the Imams (Moonath Bhanjan UP: Al-Fheem School, 2012).

20۔ڈاکٹر عبداللہ بن عبدالمحسن الترکی، **اسباب اختلاف الفقہاء**(لاہور: نعمانی کتب خانہ،)۔

Dr. Abdullah Bin Abdul Mohsen al-Turki, Reasons for Disagreement of the Jurists (Lahore: Nomani Library).

21۔ڈاکٹر محمد حمید اللہ، **امام ابوحنیفہ کی تدوین قانون اسلامی** (کراچی: اردو اکیڈمی،)۔

Dr. Muhammad Hameedullah, edited by Imam Abu Hanifa, Islamic Law (Karachi: Urdu Academy,).

22۔ حافظ محمد طاہر اسلام، **تبدیلی حالات سے شرعی احکام کی تبدیلی کے تصورات تجزیاتی مطالعہ**، شعبہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور تحقیقی مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ 2007۔

Hafiz Muhammad Tahir Islam, An Analytical Study of Concepts of Change in Sharia Laws due to Changing Situations, Department of Islamic Studies, Punjab University, Lahore Research Paper for MPhil Islamic Studies 2007.

23۔ فقہ السنتہ، ایم اے علوم اسلامیہ کا مقالہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی 2009۔

Fiqh al-Sunnah, AMA Islamic Studies Thesis Allama Iqbal Open University 2009.

24۔ ڈاکٹر سید تنویر بخاری اور پرویز حمید اللہ جمیل، **اسلام اور جدید افکار** (لاہور: ایورینو بک پیلس)۔

Dr. Syed Tanveer Bukhari and Parvez Hameedullah Jameel, Islam and Modern Thoughts (Lahore: Aurinobak Palace).

25۔ محمد اسحاق بھٹی، **برصغیر میں علم فقہ**، (لاہور: کتاب سرائے اردو بازار)۔

Muhammad Ishaq Bhatti, Jurisprudence in the Subcontinent, (Lahore: Kitab Sarai Urdu Bazar).

26. http://alsharia.org/2013/oct/kalmahaq

27۔ ارشاد الحق اثری، **اسباب اختلاف الفقہاء حقیقی و مصنوعی عوامل** (فیصل آباد: ادارۃ العلوم الاثریہ 2002)-

Irshad al-Haq Al-Athri, The Reasons for the Disagreement of the Jurists, Real and Artificial Factors (Faisalabad: Idarat Al-Uloom al-Athriya, 2002)

28۔ مولانا محمد اسماعیل سلفی، **مسلک اہل حدیث اور تحریکات جدیدہ** (فیصل آباد: ادارۃ العلوم الاثریہ، 1998ء)-

Maulana Muhammad Ismail Salafi, Muslak Ahl Hadith and Modern Movements (Faisalabad: Edarat Uloom Al-Athriya, 1998).

29۔ محمد افضل، **برصغیر کے علمائے اہل حدیث کی کتب فتاویٰ تعارفی و تحقیقی مطالعہ** (اسلام آباد: علامہ اقبال یونیورسٹی-کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ، 2005-2007ء)-

Muhammad Afzal, An Introductory and Research Study of Fatwa Books of Subcontinent Scholars of Hadith (Islamabad: Allama Iqbal University-College of Arabic and Islamic Sciences, 2005-2007)

30۔ محمد اسحاق بھٹی، **برصغیر میں اہل حدیث کی آمد** (لاہور: مکتبہ قدوسیہ)۔

Muhammad Ishaq Bhatti, The Arrival of the Ahl al-Hadith in the Subcontinent (Lahore: Maktaba Qudusiya).

31۔ ڈاکٹر محمد بہاؤالدین، **تاریخ اہل حدیث** (لاہور: مکتبہ اسلامیہ، 2011ء)۔

Dr. Muhammad Bahauddin, History of Ahl Hadith (Lahore: Islamia School, 2011).

32۔ مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی، **تاریخ اہل حدیث** (لاہور: مکتبہ قدوسیہ)۔

Maulana Muhammad Ibrahim Mirsial Kuti, History of Ahl al-Hadith (Lahore: Maktaba Qudusiya).

33۔ پروفیسر قاضی مقبول احمد، **اسلام اور اجتھاد** (لاہور: مکتبہ قدسیہ اردو بازار لاہور 2001)۔

Professor Qazi Maqbool Ahmad, Islam and Ijthad (Lahore: Maktaba Qudsia Urdu Bazar Lahore 2001).

34. Shaykh Taha Jabir al-Alwani, Issues in Contemporary Islamic Thought (Washington-London: The Institute of Islamic Thought, 2005), 63-123.

35. Muhammad Qasim Zaman, "Evolving Conception of Ijtihad in Modern South Asia," Islamic Studies 49, no.1 (2010): 5-36.

36. Wael B. Hallaq, "Was the Gate of Ijtihad Closed", International of Middle East Studies, vol.16, No.1 (1984): 3-41.

37۔ محمد میاں صدیقی، **ائمہ اربعہ کے اصول اجتہاد تقابلی مطالعہ**، شعبہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی، پی ایچ ڈی 1991۔

Mohammad Mian Siddiqui, The Principles of Ijtihad Comparative Study of Imams Arbaa, Department of Islamic Studies, Punjab University, Ph.D. 1991.

38۔ مولانا محمد حنیف ندوی، **مسئلہ اجتھاد** (لاہور: ادارہ ثقافت اسلامیہ 1953)-

Maulana Muhammad Hanif Nadvi, The Problem of Ijthad (Lahore: Idara Kultur Islamiya 1953)-

39۔ ڈاکٹر یوسف القرضاوی، **تغیر پذیر حالت میں تفقہ کے تقاضے اور ہم** (نئی دھلی: ایفا پبلیکشنز، 2010)۔

Dr. Yusuf Al-Qaradawi, The Demands of Fiqh and Us in a Changing State (New Delhi: EFA Publications, 2010).

40۔ ابن تیمیہ، **خلاف الامتہ فی العبادات**، ت: عبدالرحیم شاوری (لاہور: فیئر فین پریش 2003)۔

Ibn Taymiyyah, Khilaf al-Umta fi al-Ibadat, edited by Abdul Rahim Shawari (Lahore: Fair Fan Parish, 2003).

41۔ ڈاکٹر محمد امین، **کتاب عصر حاضر اور اسلام کا نظام قانون** (لاہور: ادارہ ترجمان القرآن اردو بازار 1989)۔

Dr. Muhammad Amin, Kitab Asr al-Hashir and Islam Kan Nizam Qanun (Lahore: Institute of Interpreters of the Qur'an Urdu Bazar 1989).

42۔ حافظ حبیب الرحمنٰ، **فقہی اختلافات حقیقت، اسباب اور آداب وضوابط** (اسلام آباد: شریعہ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد)۔

Hafiz Habib-ur-Rehman, Jurisprudential Differences Reality, Reasons and Manners (Islamabad: Sharia Academy International Islamic University Islamabad).

43۔ ڈاکٹر عرفان خالد ڈھلوں، **اسلامی قانون کی تشکیل صحابہ کرام کا کردار** (لاہور: الفیصل ناشران وتاجران کتب اردو بازار لاہور 2016)۔

Dr. Irfan Khalid Dhillon, The Role of the Companions in the Formation of Islamic Law (Lahore: Al-Faisal Publishers and Traders of Books, Urdu Bazaar, Lahore, 2016).

44۔ خالد سیف اللہ رحمانی، **اسلام اور جدید فکری مسائل** (لاہور: ہدیٰ بک ڈسٹری بیوٹرس، 2012)۔

Khalid Saifullah Rahmani, Islam and Modern Intellectual Problems (Lahore: Huda Book Distributors, 2012).

45۔حافظ محمد زبیر ،**عصر حاضر میں اجتماعی اجتھاد ایک تجزیاتی مطالعہ**،پنجاب یونیورسٹی(2003-2010)پی ایچ ڈی۔
Hafiz Muhammad Zubair, An Analytical Study of Collective Ignorance in Contemporary Times, Punjab University (2003-2010) Ph.D.

46۔ عمر حیات عاصم سیال،"**دور حاضر میں تدوین فقہ اور اس کے مسائل علامہ اقبال کے خصوصی حوالے سے**" جامعہ کراچی 2004، پی ایچ ڈی"۔
Umar Hayat Asim Syal, "Modern Jurisprudence and its problems with special reference to Allama Iqbal" Karachi University 2004, Ph.D.

47۔ الطاف حسین لنگڑیال، **عہد حاضر میں اجماع کے انعقاد کی عملی صورتیں (پاکستان انڈیا اور سعودی عرب کے اجتماعی اجتھاد کے اداروں کی خدمات کا تنقیدی جائزہ)**، پنجاب یونیورسٹی، شعبہ علوم اسلامیہ سیشن 2003۔2008۔
Altaf Hussain Langriyal, Practices of conducting Ijmaa in present time (Critical review of the services of collective ijtihad institutions of Pakistan, India and Saudi Arabia), University of Punjab, Department of Islamic Studies, Session 2003-2008

48۔ ڈاکٹر محمد مظہر بقاء، **اصول فقہ اور شاہ ولی اللہ**، کراچی یونیورسٹی، پی ایچ ڈی 1969ء۔
Dr. Muhammad Mazhar Baqa, Principles of Jurisprudence and Shah Waliullah, University of Karachi, Ph.D. 1969

49۔ **عصر حاضر میں اجتھاد اور اسکی قابل عمل صورتیں**، شیخ زید اسلامی مرکز جامعہ پنجاب لاہور کی جانب سے 2004ء۔
Ijthad in contemporary times and its practical forms, by Sheikh Zayed Islami Center, Jamia Punjab, Lahore, 2004.

Shaykh, and Hiba Zaheili, Fiqh al-Islami wa Dalta (Karachi: Dar al-Isha'at Urdu Bazaar).

50۔وحید عشرت، **اقبال کا تصور اجتھاد تنقیدی مطالعہ**، جہات الاسلام جلد 1(جولائی۔دسمبر 2007ء)شمارہ 1 صفحہ 101۔
Waheed Ishrat, Iqbal's Concept of Ijtihad Critical Study Jhat al-Islam Volume 1 (July-December 2007) Issue 1 Page 101.

51۔ڈاکٹر محمد وسیم انجم، **اقبال اور اجماع**، یونیورسٹی آف چترال مجلہ اردو زبان و ادب(دسمبر 2017)۔
Dr. Muhammad Waseem Anjum, Iqbal and Ijma, University of Chitral Journal of Urdu Language and Literature (December 2017).

52۔ابو بکر ابن المنذر نیشاپوریؒ، **کتاب الاجماع**(کراچی: مکتبہ الامام البخاری)۔
Abu Bakr Ibn al-Munzar Neshapuri, Kitab al-Ijma (Karachi: Maktaba al-Imam al-Bukhari).

53۔ رابطہ عالم اسلامی، **اسلامی فقہ اکیڈمی مکہ**، "فقہی فیصلے" 1398-1427ء۔
Islamic world relationship Islamic Jurisprudence Academy Makkah, "Jurisprudence Rulings" 1398-1427 AD.

54۔شیخ محمد سلطان المعصومی، **اسلام اور فقہی مکاتب فکر**(کراچی: مکتبہ عبدالرحمان دار الکتاب، 2004)۔

Sheikh Muhammad Sultan Al-Masoomi, Islam and Jurisprudential Schools of Thought (Karachi: Maktab Abdur Rehman Darul Kitab, 2004).

55۔ شیخ، وہبہ زحیلی، **الفقہ الاسلامی وادلتہ** (کراچی: دارالاشاعت اردو بازار)۔

Shaykh, and Hiba Zaheili, Fiqh al-Islami wa Dalta (Karachi: Dar al-Isha'at Urdu Bazaar).

56۔ ناصر الدین اور محمد ابراہیم، **خروج عن المذہب اور عصر حاضر کے تقاضے فقہ حنفی کے تناظر میں** " جہات الاسلام" جلد 12 (جنوری، جون 2019) شمارہ نمبر 2 صفحہ 1 شعبہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی۔

Nasir al-Din and Muhammad Ibrahim, Extinction from Madhhab and Contemporary Requirements in the Context of Hanafi Jurisprudence, "Jahat al-Islam", Volume 12 (January, June 2019), Issue No. 2, Page 1, Department of Islamic Studies, Punjab University.

57۔ ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ جلد 22 شمارہ 1 جنوری، فروری 2011ء میں خصوصی اشاعت بیاد "مولانا ڈاکٹر محمود احمد غازی۔

Monthly Sharia Gujranwala Volume 22 Issue 1 January, February 2011 special publication "Moulna Dr. Mahmood Ahmad Ghazi."

58۔ ڈاکٹر فریدہ یوسف و ڈاکٹر نسیم اختر، **"تادیب و تشدد کی مروجہ سورتوں کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جائزہ"** جہات الاسلام، جلد 13 (جنوری۔ جون 2020) شمارہ 3 صفحہ 135۔

Dr. Farida Yusuf and Dr. Naseem Akhtar, "Evaluation of popular surahs of discipline and violence in the light of Islamic teachings" Jhatul Islam, Volume 13 (January. June 2020) Issue 3, page 135.

59۔ ڈاکٹر حافظ محمد یوسف میؤ و ڈاکٹر حافظ عبدالباسط خان، **"ڈی این اے ٹیسٹ سے حدود وقصاص کا اثبات اور عصری اجتہادات"** جہات الاسلام، جلد 13 (جنوری۔ جون 2020) شمارہ: 2 صفحہ 71۔

Dr. Hafiz Muhammad Yusuf Mayo and Dr. Hafiz Abdul Basit Khan, "Confirmation of Hudud and Qisas by DNA test and modern ijtihads" Jhat al-Islam, Volume 13 (Jan. June 2020) Issue: 2, page 71.

60۔ ڈاکٹر جمال الدین عطیہ، **مقاصد شریعت عصری تناظر میں** (نئی دہلی: ایفا پبلیکشنز 2010)۔

Dr. Jamaluddin Atiya, Objectives of Shariat in Contemporary Context (New Delhi: EFA Publications 2010).

61۔ امجد علی بالو فقہی احکام میں تخفیف و سہولت اسلامی تعلیمات کی روشنی میں، الاجاز (جولائی۔ دسمبر 2018) صفحہ 11۔

Amjad Ali Baluqhi rules reduction and facilitation in the light of Islamic teachings, Al-Ijaz (July-December 2018) page 11.

62۔ ابن عابد بن شامیؒ، **نشر العرف فی بناء بعض الاحکام علی العرف، اردو ترجمہ احکام میں عرف و تعامل کی حیثیت**، مترجم: محمد زبدالحق برکاتی مصباحی، (دہلی: ادارہ فلاح ریسرچ فاؤنڈیشن جامع مسجد دہلی)۔

Ibn Abid bin Shami, Nashraf al-Araf fi Banabaz al-Ahkam Ali al-Araf, Urdu translation of the status of alias and interaction in the rulings, translator: Muhammad Zubdal Haq Barkati Misbahi, (Delhi: Institute of Falah Research Foundation, Jamia Masjid Delhi).

63۔مولانا محمد تقی امینی،احکام شرعیہ میں حالات وزمانہ کی رعایت (لاہور:الفیصل ناشران وتاجران کتب اردو بازار،2007)۔
Maulana Muhammad Taqi Amini, Exceptions to Circumstances and Time in Sharia Laws (Lahore: Al-Faisal Publishers and Books of Urdu Bazaar, 2007).

64۔ڈاکٹر عبدالمالک عرفانی،اسلامی نظریہ ضرورت(اسلام آباد: شریعہ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد2002ء)۔
Dr. Abdul Malik Irfani, Islamic Theory of Necessity (Islamabad: Sharia Academy International Islamic University Islamabad 2002).

65۔ قاضی مجاہدالاسلام قاسمیؒ،ضرورت وحاجت سے مراداور احکام شرعیہ میں ان کالحاظ(نئی دہلی:الفا پبلیکیشنز2010)۔
Qazi Mujahid-ul-Islam Qasmi, Meaning of Necessity and Need and Their Meaning in Sharia Laws (New Delhi: Alpha Applications, 2010).

66۔ عرف وعادت، اسلامک فقہ اکیڈمی،ایفا پبلیکیشنز1995۔
Ali al-Wadaat, Islamic Jurisprudence Academy, EFA Publications 1995.

67۔سعید احمد اور حافظ عرفان اللہ "شرائع سابقہ میں حالات وزمانہ کی رعایت "جہات اسلام 13(جولائی۔دسمبر2019)شمارہ صفحہ139۔
Saeed Ahmad and Hafiz Irfanullah "Conditions and time concessions in previous laws" Jhat Islam 13 (July-December 2019) issue page 139.

68۔ محمد اسد "جدید مالی معاملات میں عرف کااثر"ا"فکر ونظر"دارہ تحقیقات اسلامی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد والیم56 صفحہ139
Mohammad Asad "Effect of Alias in Modern Financial Matters" A "Fikr wa Nazar" Department of Islamic Research International Islamic University Islamabad Volume 56 Page 139

69۔محمد عمار خان ناصر،"حنفی فقہ میں احکام کے درجات ومراتب کی تعیین کا منہج "فکر ونظر جلد52صفحہ139۔
Muhammad Ammar Khan Nasir, "Method of Determining the Ranks and Ranks of Rulings in Hanafi Jurisprudence" Fikr wa Nazar Volume 52 Page 139.

70۔محمد ابو بکر صدیق،مقاصد شریعت اور اسلامی مالیات مالی معاملات میں ضرورت وحاجت کے فقہی قواعد کا استعمال"فکر ونظر:53
Muhammad Abu Bakr Sadiq, The Purposes of Shariah and Islamic Finance, The Use of Fiqh Rules of Necessity in Financial Matters "Fikr and Nazar: 53

71۔ایس ایم شاہد،اسلام اور جدید سیاسی وعمرانی افکار (لاہور:ایورنیو بک پبلس)۔
SM Shahid, Islam and Modern Political and Urban Thoughts (Lahore: Evernewbook Pubs).

72۔محمد یاسر اور ام لیلی "قواعد فقہیہ اور مغربی قواعد نصفت کا تعارف وارتقاء ایک تجزیاتی مطالعہ "جہات الاسلام: جلد2 شمارہ1 (جولائی۔دسمبر 2018ء صفحہ225)۔

Muhammad Yasir and Umm Laili, "Introduction and Development of Jurisprudence and Western Jurisprudence: An Analytical Study" Jhat al-Islam: Volume 2, Issue 1 (July-December 2018, page 225).

73۔ مولانا امین احسن اصلاحی، **"اسلامی قانون کی تدوین"**(لاہور: مرکزی انجمن خدام القرآن 1974)۔

Maulana Amin Ahsan Islahi, "Edition of Islamic Law" (Lahore: Central Anjuman Khudam al-Qur'an, 1974).

74۔ عبدالوکیل ناصر **آئینہ غامدیت تعارف اور نظریات کی ایک جھلک**(لاہور: ادارہ اشاعت قرآن وحدیث)۔

Abdul Wakil Nasir Aina Ghamdeet Introduction and a Glimpse of Ideas (Lahore: Publishing House of Qur'an and Hadith).

75۔ عبدالوکیل ناصر، **اصول اصلاحی اور اصول غامدی کا تحقیقی جائزہ**(کراچی: ادراہ اشاعت قرآن وحدیث)۔

Abd al-Rahman Keilani, Aina Parvizit from Mu'tazila to Tala' Islam (Lahore: Maktaba Islam).

76۔ عبدالرحمان کیلانی، **آئینہ پرویزیت معتزلہ سے طلاع اسلام تک**(لاہور: مکتبہ اسلام)۔

Abdul Wakil Nasir, A Research Review of Usul al-Islami and Usul al-Ghamdi (Karachi: Al-Qur'an and Hadith Publishing House)

77۔ **دور حاضر کے فتنے اور ان کا علاج**،(لاہور: مجلس التحقیق الاسلامی)

Contemporary Fitna and their treatment, (Lahore: Majlis al-Tahqiq al-Islami).